Rampur State Gazette.

بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر ۳۶ } مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ مطابق ۲ ستمبر ۱۹۳۳ء { جلد ۴۵

حصہ اول

خلاصہ احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور -

احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

حکم :-

واقع ۲۰ راگست ۱۹۳۳ء

(دستخط بندگان عالی دام اقبالہم وملکہم)

رپورٹ منسلکہ ملاحظہ ہوئی۔ صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر بکار سرکار مسوری گئے ہیں۔ تا واپسی صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر انکا کام صاحب ملٹری سکریٹری بہادر انجام دیں گے کاغذات برائے کارروائی صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں

بتعمیل حکم ہمایوں سررشتہ ہذا سے احکام ضابطہ جاری ہوں

۲۰ راگست ۱۹۳۳ء — دستخط دار صاحب چیف منسٹر بہادر

حکم :-

واقع ۲۴ راگست ۱۹۳۳ء

(دستخط بندگان عالی دام اقبالہم وملکہم)

مرتبہ یادداشت صاحب چیف منسٹر بہادر بخیال جمعدار سید منظور علی سپرنٹنڈنٹ اصطبل وغیرہ سفر مسوری میں اعلیحضرت بندگان عالی دام اقبالہم وملکہم کے ہمرکاب جائیں گے۔ صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر کی رائے ہے کہ کپتان ذاکر حسین اسسٹنٹ کنٹرولر زمانہ سفر میں اپنے کار متعلقہ کے علاوہ سپرنٹنڈنٹ اصطبل وفیلخانہ وغیرہ کا کام بھی انجام دیا کریں۔ لہذا حکم ہمایوں سے حکم منظوری شرف نفاذ پائے

رپورٹ مناسب ہے۔ جمعدار سید منظور علی سپرنٹنڈنٹ اصطبل وغیرہ کا کام سفر مسوری کے زمانہ میں کپتان ذاکر حسین اسسٹنٹ کنٹرولر انجام دیں گے۔ کاغذات برائے کارروائی صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں

بتعمیل حکم سررشتہ ہذا سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

۲۶ راگست ۱۹۳۳ء — دستخط دار صاحب چیف منسٹر بہادر

روبکار :-

واقع ۲۰ راگست ۱۹۳۳ء

دستخط بندگان عالی دام اقبالہم وملکہم

کاغذات منسلکہ ملاحظہ ہوئے۔ بموجب رپورٹ ملٹری سکریٹری کا تعلق صاحب کنٹرولر بہادر ہاؤس ہولڈ سے کیا جاتا ہے۔ صاحب کنٹرولر بہادر بحیثیت سکریٹری کے ماتحتی صاحب جوڈیشل منسٹر بہادر اس محکمہ میں کام کریں گے

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا مع کاغذات متعلقہ برائے اجرائے احکام ضابطہ صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔

بتعمیل حکم سررشتہ ہذا سے احکام ضابطہ جاری ہوں بعد اجرائے احکام کاغذات صاحب جوڈیشل منسٹر بہادر کی خدمت میں مرسل ہوں۔

۲۶ راگست ۱۹۳۳ء — (دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر)

حکم :-

واقع ۲۵ راگست ۱۹۳۳ء

دستخط بندگان عالی دام اقبالہم وملکہم { مورخہ ۲۹ راگست ۱۹۳۳ء

رپورٹ منظور ہے۔ دو ماہ کیلئے بشاہرہ پینتالیس روپیہ ماہوار ... کے تقرر کی اجازت دیجاتی ہے بحیثیت انعام وعنایات میں یہ مصارف پڑیں گے۔ کاغذات برائے کارروائی صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

بعز عرض　　　　میرساند

جناب عالی:

صاحبزادی نواب بیگم صاحب کے چاروں صاحبزادگان سمروکیشن میں آئے ہوئے ہیں۔ اس مدت میں جو مضامین اُن کے کمزور ہیں۔ اُن کو درست کرنے کیلئے ایک پرائیوٹ ٹیچر رکھنے کی ضرورت صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر نے ظاہر کی ہے۔ تین گھنٹہ روزانہ تعلیم کیلئے تیتالیس روپیہ ماہوار پر مسٹر بلاقی رام۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی رضامند ہیں۔ کاغذات صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر نے بھیجے ہیں۔ بجٹ انعام و عنایات میں تعلیمی مصارف پڑتے ہیں۔ اسی بجٹ سے منظوری تنخواہ ٹیچر کی استدعا ہے۔

عرضداشت برائے صدور حکم حضور انور میں پیش ہے۔ صرف دو ماہ کے لئے ٹیچر کی ضرورت ہوگی۔ زیادہ حد ادب

دولت و اقبال جاوید باد

(منظور۔ دستخط جناب صاحب چیف منسٹر بہادر — معروضہ ۱۵ اگست ۱۹۳۲ء)

بغرض کارروائی صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر کیخدمت میں مرسل ہو (دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر)
۱۸ اگست ۱۹۳۲ء

بغرض اجرائی احکام سررشتہ صدر مرسل ہو۔ بعد اجرائے احکام کاغذات واپس دفتر ہوا بھیجے جائیں۔ ۱۹ اگست ۱۹۳۲ء
(دستخط صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر)

روبکار:　　واقع ۱۹ اگست ۱۹۳۲ء

کاغذات منسلکہ ملاحظہ ہوئے۔ حسب صراحت عرضداشت صاحب چیف منسٹر بہادر صیغہ جات مندرجہ تحت کپتان ذاکر حسین اسسٹنٹ کنٹرولر کے ماتحتی صاحب کنٹرولر بہادر ہاؤس ہولڈ سپرد کئے جاتے ہیں:۔

تفصیل

(۱) اصطبل
(۲) باورچیخانجات مہمانداری۔
(۳) مہمانخانہ
(۴) کوٹھیات
(۵) بگھیخانہ
(۶) پاندانخانہ عام
(۷) بھنڈیخانہ عام

صیغہ جات تیز۔ مودی خانہ۔ سگریٹ۔ بدستور صاحب کنٹرولر بہادر ہاؤس ہولڈ سے متعلق رہینگے۔

باورچیخانہ جات مہمانداری میں ملازمان کا تغیر و تبدل اسسٹنٹ کنٹرولر بمشورہ صاحب کنٹرولر بہادر ہاؤس ہولڈ کریں گے۔ اس انتظام میں عملہ بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ موجودہ عملہ سے کام لیا جائے گا۔

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا مع کاغذات متعلقہ برائے اجرائے احکام جناب صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔
ایک نقل درج گزٹ کیجائے　(دستخط حضور پرنور دام اقبالہم)

بمنشائے حکم سررشتہ صدر احکام ضابطہ جاری ہوں۔
ایک نقل درج گزٹ ہو۔ ۲۳ اگست ۱۹۳۲ء　دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

روبکار:　　واقع ۲۰ اگست ۱۹۳۲ء

بنظر پرورش رعایا نوازی میاں محمود خان (ولد تقی خان) دجال شیرخان (ولد جہان خان) کا تقرر مد انعام و عنایات بشاہرہ ساٹھ ساٹھ روپیہ ماہانہ منظور کیا جاتا ہے

(اجلاس ہمایوں میں بوجہ رخانگی کمن لال ڈپٹی سکرٹری)

مبلغ ماصہ/ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی بچت ہے۔
اس رقم میں سے مبلغ ایک سو بیس روپیہ ماہوار بجٹ انعام وعنایات میں منتقل کئے جائیں۔ بقیہ پانچ روپیہ ماہوار بجٹ سے گرا دئے جائیں

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا برائے کارروائی اجرائے احکام ضابطہ صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔

دستخط بندگانعالی دام اقبالہم وملکہم

بنشائے حکم ہمایوں سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں

۲۷ر اگست ۱۹۳۳ء (دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر)

حکم:- واقع ۲۷ر اگست ۱۹۳۳ء

ازینہ یادداشت صاحب چیف منسٹر بہادر باستدعائے منظوری رخصت معافی پندرہ یوم مستدعیہ مولوی سید داؤد صاحب مہتمم کتب خانہ ریاست از ۱۹ر اگست سنہ حال بغرض روانگی وطن بسلسلہ آمد تار علالت خطرناک والدہ بر ذمہ داری مولوی سید عبد الدائم مدرس درجہ عالم مدرسہ عالیہ

بموجب رپورٹ مولوی سید محمد داؤد صاحب کی رخصت معافی پندرہ یوم از ۱۹ر اگست ۱۹۳۳ء لغایت ۲ر ستمبر ۱۹۳۳ء بذمہ داری مولوی سید عبد الدائم منظور ہے۔ کاغذات برائے اجرائے احکام صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں

(دستخط حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم)

بنشائے حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔

۲۷ر اگست ۱۹۳۳ء دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

حکم:- واقع ۲۶ر اگست ۱۹۳۳ء

ازینہ یادداشت صاحب چیف منسٹر بہادر باستدعائے منظوری قائمی سلسلہ ملازمت بھیمی پرشاد راہبہ سرسری تحصیل ٹانڈہ جو بحکم ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۲ء دفتر کاغذات دیہی وزرات سے علیحدہ ہوکر بحکم ۷ر جنوری ۱۹۳۳ء دوبارہ ملازم ہوا ہے اور چھپن یوم ملازمت سے علیحدہ رہنے کی وجہ سے برقراری سلسلہ ملازمت کا مستدعی ہے

حسب رپورٹ بھیمی پرشاد راہبہ کا سلسلہ ملازمت قائم کیا جانا منظور ہے۔ لیکن ایام علیحدگی کی تنخواہ نہیں ملیگی۔ کاغذات برائے کارروائی اجرائے احکام ضابطہ صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں

دستخط بندگانعالی دام اقبالہم

بنشائے حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں ۲۶ر اگست ۱۹۳۳ء دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

حکم:- واقع ۲۶ر اگست ۱۹۳۳ء

(دستخط بندگانعالی دام اقبالہم وملکہم)

کاغذات متعلقہ ملاحظہ ہوئے۔ زمانہ سفر مسوری میں ڈکنول تا نیکا کام سپرنٹنڈنٹ موٹر گیراج کی عدم موجودگی میں اسسٹنٹ کنٹرولر ہاؤس ہولڈ انجام دیں۔
حکم ذریع کاغذات متعلقہ صاحب چیف منسٹر کے پاس مرسل ہو۔

بنشائے حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
۲۶ر اگست ۱۹۳۳ء
(دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر)

حکم:-

مورخہ ۹ اگست ۱۹۳۳ء

(دستخط بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم)

فیصلہ جوڈیشل کمیٹی ملاحظہ ہوا۔ منظور ہے۔ بریت کارروائی ضابطہ جوڈیشل کمیٹی کو واپس ہو۔ ایک نقل حکم مع فیصلہ جوڈیشل کمیٹی درج گزٹ ہو۔

(تجویز جوڈیشل کمیٹی)

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

بعرض　پیرشتا

جناب عالی:

باسدیوسرن ولد جوالا پرشاد مدعی اپیلانٹ　بنام

لطتا پرشاد ولد جوالا پرشاد مدعا علیہ ریسپانڈنٹ

(اپیل دوم بنا راضی ڈگری عدالت العالیہ ہائیکورٹ نمبری ۴ منفصلہ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۳۲ء شمردہ سی دعوے زرہرجہ بدعوی تکمیل معاہدہ تعدادی سمار عہ)

اپیل بنا راضی تجویز بنچ عدالت ہائیکورٹ اجلاس مسٹر سلیم ملیخان صاحب بہادر چیف جسٹس و جسٹس محمود شاہ خان صاحب بہادر اجلاس ہذا میں دائر ہوا ہے۔

واقعات مختصر اس مقدمہ کے یہ ہیں کہ ایک شخص جوالا پرشاد تھا جسکے چار پسران لطتا پرشاد۔ باسدیوسرن۔ جگدمبا پرشاد۔ اور گوپی ناتھ تھے۔ یہ جملہ اشخاص ممبر خاندان مشترکہ تھے بزمانہ حیات جوالا پرشاد جگدمبا پرشاد فوت ہوگیا۔ اور اس نے ایک بیوہ مسماۃ کیلاش وتی چھوڑی ۱۹۲۷ء میں جوالا پرشاد بھی فوت ہوگیا۔ اس کی وفات کے بعد بوقت داخل خارج جائداد مشترکہ بیوہ جگدمبا پرشاد دعویدار ہوئی کہ اس کے شوہر کے حصہ پر اس کے نان و نفقہ کے لئے اس کا داخل خارج کردیا جائے۔ اسپر بتاریخ ۲۰ر فروری ۱۹۲۲ء جملہ برادران نے ایک اقرارنامہ بحق مسماۃ کیلاش وتی لکھدیا جسمیں انہوں نے اقرار کیا کہ وہ مسماۃ مذکورہ کو مبلغ ایک سو اسی روپیہ سالانہ بطور نان و نفقہ دیتے رہیں گے۔ یہ اقرارنامہ سادہ تھا اور اسمیں کوئی جائداد مکفول نہیں کی گئی تھی۔ گوپی ناتھ کے فوت ہونے پر جائداد بقیہ ممبران خاندان میں تقسیم ہوگئی۔ اور بذریعہ تقسیم باسدیوسرن۔ بانکے لال اور رام سروپ کے حصہ میں موضع سہاری آیا۔ اور لطتا پرشاد کے حصہ میں موضع رکھونڈہ آیا۔ بعدہ لطتا پرشاد نے اپنی جائداد رکھونڈہ کا تبادلہ بانکے لال اور رام سروپ سے ان کے حصہ موضع سہاری سے کرلیا۔ اس تبادلہ کے بعد مابین باسدیوسرن اور لطتا پرشاد داخل خارج کے تنازعات شروع ہوگئے۔ باسدیوسرن نے بذریعہ بابو کاشی ناتھ (جو لطتا پرشاد کے سالے ہیں) یہ تحریک کی کہ یا تو لطتا پرشاد اس کا حصہ خرید کرلے یا وہ اپنا حصہ باسدیوسرن کے ہاتھ فروخت کرے۔ چنانچہ معاملہ یہ قرار پایا کہ لطتا پرشاد اور باسدیوسرن دونوں کی جانب سے ایک اقرارنامہ مورخہ یکم فروری ۱۹۳۱ء تحریر و تکمیل ہوا۔ جسکی رو سے یہ معاہدہ ہوا کہ لطتا پرشاد آخر جون ۱۹۳۱ء کو باسدیوسرن کا حصہ موضع سہاری بقیمت سات ہزار ایکسو پچاس روپیہ خریدیگا۔ اور یہ بھی شرط قرار پائی کہ اگر فریقین میں جب فریقین نے بیعنامہ کی تکمیل نہ کرائی تو وہ دوسرے فریق کو ایک رقم معینہ علاوہ تکمیل بیعنامہ کے بطور ہرجہ ادا کریگا۔ بیعنامہ کی تکمیل ۳۰ر اگست ۱۹۳۱ء تک نہیں ہوئی۔ اور بالآخر بتاریخ ۳۰ر اگست ۱۹۳۱ء باسدیوسرن نے تکمیل بیعنامہ اور زرہرجہ کا یہ دعوے بخلاف لطتا پرشاد مدعا علیہ دائر کردیا۔ اب اس مقدمہ میں امر تصفیہ طلب یہ ہے کہ آخر جون ۱۹۳۱ء جو تاریخ اقرارنامہ مورخہ یکم فروری ۱۹۳۱ء میں بیعنامہ کی تکمیل کے لئے مقرر ہے۔ کس فریق کے قصور سے گذر گئی اور کس وجہ سے اس تاریخ سے قبل بیعنامہ کی تکمیل نہ ہوسکی۔ مسماۃ کیلاش وتی نے ۲۳ر اپریل ۱۹۳۱ء کو عدالت سبجی رامپور میں بربنائے اقرارنامہ مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۲۲ء ایک مقدمہ اس بیان سے دائر کردیا کہ وہ جائداد مشترکہ کی نصف نان و نفقہ پانے کی مستحق ہے لہذا جائداد مشترکہ پر اس کے نان و نفقہ کا بار

علیہ کر دیا جائے۔ اس مقدمہ میں فریقین مقدمہ ہذا مدعا علیہم تھے۔ اور جائداد بیع طلب بھی۔ اس مقدمہ میں جائداد نزاعی تھی۔ وہ مقدمہ عدالت سب جج سے سنفنی ملک میں دائر کرنے کے لئے مسماۃ کو واپس دیا گیا۔ اور سنفنی ملک میں مقدمہ دائر ہونے پر جب باسدیو سرن مدعی پر نوٹس کی تعمیل ہوگئی۔ تو اس نے ۱۸ اگست ۱۹۳۸ء کو مسماۃ کیلاشوتی سے تصفیہ کر لیا۔ بروئے تصفیہ مدعی نے کیلاش وتی کو مبلغ پانچ روپیہ ماہوار دینے کا اقرار کیا اور اپنے مملوکہ ایک باغ پر اس ماہانہ کا بار قائم کرا دیا مسماۃ کیلاش وتی نے باسدیو سرن کے حصہ موضع [illegible] کو اپنے نان و نفقہ کے بارے پاک و صاف کر دیا۔ مگر مسماۃ کیلاشوتی کا مقدمہ بمقابلہ لعل پرشاد وغیرہ چلتا رہا۔ بالآخر ۱۰ مارچ ۱۹۳۹ء کو اس کا دعوے ڈگری ہوا۔ اور یہ طے پایا کہ مدعا علیہ نمبر ۱ یعنی باسدیو سرن سے اس سے صلح ہو چکی ہے جس کی رو سے مدعا علیہ نمبر (۱) کی کل جائداد مدعیہ کے نان و نفقہ کے بارے مستثنیٰ رہے گی۔ صرف باغ مملوکہ باسدیو سرن مندرجہ درخواست شمول صلحنامہ پر اس کے نان و نفقہ کا بار رہے گا۔ اور وہ پانچ روپے ماہوار کی اقساط میں مدعیہ کو ساٹھ روپیہ ماہانہ بقدر اپنے حصہ کے رقم نان و نفقہ کی ادا کرتا رہے گا۔ مدعا علیہ نمبر ۲ یعنی لعل پرشاد کی جائداد پر مدعیہ کے نان و نفقہ بقدر ساٹھ روپیہ سالانہ کی رقم کے بار کا استقرار کیا گیا۔ یہ بار صرف اس جائداد پر رہا۔ جو مدعا علیہ (۲) کو آبائی مشترکہ جائداد میں سے بعد بٹوارہ کے ملی تھی اور نیز مدعا علیہ ۳ و ۴ کی مشترکہ خاندانی جائداد پر بھی بقدر ساٹھ روپیہ سالانہ کی مدعیہ کی رقم نان و نفقہ کے بار کا استقرار کیا گیا۔ حقیقتاً مسماۃ کیلاش وتی کے مقدمہ نان و نفقہ کا اس مقدمہ پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے چنانچہ لعل پرشاد مدعا علیہ کا یہ عذر ہے کہ چونکہ مدعی نے [illegible]

تک جو آخری تاریخ تکمیل بیع نامہ کی تھی۔ مدعا علیہ مجیب کا یہ اطمینان نہیں کرایا۔ کہ جائداد ہماری بار نان و نفقہ سے پاک و صاف رہے گی۔ اسی وجہ سے وہ تکمیل معاہدہ نہیں کر سکا۔

غور طلب امر یہ ہے کہ آیا مسماۃ کیلاشوتی کا کوئی بار نان و نفقہ جائداد نزاعی پر تھا۔ یا نہیں۔ اصول شاستر یہ ہے کہ ممبران خاندان مشترکہ کا یہ فرض ہے کہ وہ بیوہ کا نان و نفقہ اس جائداد کی آمدنی سے ادا کریں جو اُن کو اس کے شوہر سے پہونچی۔ اگرچہ اس فرض سے خاندانی جائداد مشترکہ پر قانوناً بار عائد نہیں ہوتا ہے جب تک کہ بذریعہ اقرار نامہ یا حکم عدالت ایسا بار قائم نہ کیا جاوے۔ اقرار نامہ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۳۱ء سے ہر سہ برادران نے مسماۃ کیلاش وتی کے نان و نفقہ کی ذمہ داری اپنے اوپر عائد کر لی تھی۔ اور یہ نان و نفقہ شاستر آمدنی جائداد سے ادا کر سکتے تھے۔ جو اُن کی موروثی خاندانی جائداد تھی۔ حصہ داران میں جائداد کی تقسیم ہونے پر اور پھر باہم تبادلہ ہونے سے ایسی صورت پیدا ہو گئی تھی کہ جس سے مسماۃ کیلاشوتی کو جائز طور پر یہ خطرہ پیدا ہوا کہ وہ زر نان و نفقہ خاندانی جائداد سے نہ پا سکے۔ اور یہ خطرہ اور بھی اہم اس وجہ سے ہو گیا کہ فریقین نے انہیں جائداد کی بیع و شراء کا معاہدہ بذریعہ اقرار نامہ مورخہ یکم فروری ۱۹۳۹ء کر لیا تھا۔ ان واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ امر غور طلب ہے کہ جبکہ مسماۃ کیلاش وتی کا مقدمہ عدالت میں چل رہا تھا۔ اگر اس زمانہ میں مدعا علیہ تاریخ مقررہ تک جائداد کی بیع کرا لیتا تو اُس کی جائداد مسماۃ کیلاش وتی کے نان و نفقہ کے ذمہ دار ہوتی یا نہیں۔ نیز یہ کہ اس بار کے دور کرنے کی غرض سے وہ ایک سلسلہ مقدمہ بازی میں پڑ جاتا یا نہیں۔ اگر مدعا علیہ حق بجانب تھا تو مدعی کی پھکے پانے کا مستحق نہیں ہے۔ ورنہ وہ مستحق۔

کرا دینگے دعوے نہ صرف تکمیل معاہدہ بلکہ ہرجہ کا بھی ڈگری کیا جاوے - عدالت العالیہ ہائی کورٹ نے اپنے مدلل فیصلہ مین اس امر کو صاف کر دیا ہے کہ مدعا علیہ پر کوئی ذمہ داری بصورت حالات مقدمہ نہین ہوتی - ان نتائج کو جو کہ شہادت شل سے عدالت ماتحت نے اخذ کئے ہین چندان دہرانے کی ضرورت نہین ہے - دوران بحث مین منجانب مدعا علیہ رسپانڈنٹ کمیٹی کی توجہ دفعہ ۵۲ قانون انتقال کی طرف مبذول کرائی گئی تھی - جس کا یہ منشا ہے کہ دوران کارروائی مقدمہ مین کسی فریق کو اختیار نہ ہوگا کہ جائداد متنازعہ کو منتقل کرے کہ جس سے کسی فریق کے حقوق کو ضرر پہونچے - یہ دفعہ ایک خاص اصول و انصاف پر مبنی ہے - جس پر ایک زمانہ دراز سے عدالتہائے انصاف کاربند رہی ہین - ملاحظہ ہو مشہور نظیر - بلامی - بنام ساباٹن - ہاؤس آف - لارڈس سنہ ۱۸۵۷ء لارڈ میکنگٹن نے اسی اصول پر بحث مقدمہ فیض حسین بنام نورنگ نرائن ۲۹ الہ آباد لاء رپورٹ صفحہ ۳۳۹ مین کی ہے - جو قابل لحاظ ہے نیز ملاحظہ ہو ۹۹ - انڈین کیسس صفحہ ۱۰۰ - اگر دوران مقدمہ مین جائداد نزاعی کے انتقالات جائز رکھے جائینگے تو اوس کا بدیہی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اشخاص جنکے حقوق کو ضرر پہونچتا ہے - اونکو اپنی حقوق کے تحفظ کے لئے مقدمات کے سلسلہ مین پھنس جانا پڑتا ہے اور نہ صرف یہ باعث زیر باری ہوتا ہے - بلکہ بعض صورت مین وہ ایسی پیچیدگیون مین پڑ جاتے ہین کہ اون سے عہدہ برآ ہونا مشکل ہوتا ہے - یہان تک کہ بعض مواقع پر وہ اپنے حقوق جائز سے بھی محروم ہو جاتے ہین - ایسی کارروائی کو جائز رکھنا صریحاً اصول انصاف کے منافی اور یہی قرین انصاف ہے کہ جہانتک ممکن ہو مقدمہ بازی باہم فریقین ایک ہی وقت مین مکمل طور پر ختم کرائی جائے - موجودہ مقدمہ مین اگر مدعا علیہ جائداد کی بیع قبل ۳۰ جون سنہ ۱۹۳۱ء کرا لیتا - تو اسمین شک نہین کہ وہ مساۃ کیلاش وتی کے نان و نفقہ کے بار کے تابع جائداد کو حاصل کرتا - جیسا کہ مساۃ کیلاش وتی کے فیصلہ مذکورہ بالا سے ظاہر ہے - مدعی کی طرف سے یہ بحث ہے کہ بائع مشتری کے قانون نے حقوق و فرائض قائم کر دی ہین جن پر عملدرآمد بذریعہ عدالت ہر فریق کر سکتا ہے - لہذا مدعا علیہ کو عدالتی کارروائی کرنا چاہیے تھی - اور معاہدہ کی عدم تکمیل درست نہ تھی - واقعات مقدمہ ہذا سے یہ بات بالکل خلاف ہے - کہ اگر مدعا علیہ تکمیل معاہدہ وقت معینہ کے اندر کر دیتا - تو وہ اپنے آپ کو مقدمات کی ایسی مشکلات مین ڈال لیتا - جس کا سلسلہ و نتیجہ پریشان کن ہوتا اگر مدعی قبل ۳۰ جون سنہ ۱۹۳۱ء مدعا علیہ کا کسی طریقہ سے یہ اطمینان کرا دیتا کہ جائداد بیع طلب پر نان و نفقہ کا بار اگر کوئی عاید بھی ہو تو وہ اوسکو پاک و صاف کرائیگا ذمہ دار ہیگا - اور اوس پر مدعا علیہ تکمیل معاہدہ سے گریز کرتا تو ضرور مدعی حق بجانب ہوتا - کہ وہ اس سے زرمتدعویہ بطور ہرجہ پائے - لیکن چونکہ مدعی نے ایسا عمل نہین کیا - ایسی صورت مین عدالت کا بحق مدعی ہرجہ کی ڈگری نہ صادر کرنا قرین انصاف ہے - اور اپیل مدعی اپیلانٹ قابل ڈسمس ہے - مدعا علیہ کا اپیل بابت محض خرچہ کا ہے - اس بارہ مین رائے عدالت العالیہ صحیح ہے - اور یہ اپیل بھی قابل ڈسمس ہے - وہ میعاد جو عدالت العالیہ نے واسطے تکمیل معاہدہ مقرر کی تھی بوجہ اپیل ہذا منقضی ہوگئی ہے - لہذا اوس مین تاریخ تکمیل بیعنامہ کی

تاریخ ڈگری اجلاس ہمایون سے تین ماہ کی توسیع فرمائی جائے بقیہ شرائط ڈگری عدالتہائی کورٹ قایم رہین گے تیر تنخواہان کا بھی مشورہ موءدبانہ حضور انور مین پیش ہے۔

دولت واقبال جاوید باد۔

عرضی

تر تنخواہان مسعود الحسن جوڈیشل منسٹر - ابو محمد عفی عنہ ریونیو منسٹر

شبیر حسین زیدی - چیف منسٹر -

معروضہ ۲۰ اگست ۱۹۳۳ء

روبکار - واقع ۱۹ اگست ۱۹۳۳ء

دستخط بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

عرضداشت بابت درخواست مظفر علیخان سابق تحصیلدار جو زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات رامپور ماخوذ ہے - اور جس کا مقدمہ زیر تجویز ہے ملاحظہ ہوئی - درحقیقت عدالتی کارروائی کا مقصد ملازمان سرکار کی تنبیہ وعبرت اور عام رعایا کے جائز حقوق کی حفاظت ہے تاکہ کوئی ملازم سرکار اپنے منصب کا ناجائز استعمال نہ کرے - اور رعایا ہر قسم کے بیجا دباؤ اور خلاف قانون خوف اور نقصان سے محفوظ رہے -

مگر سائل ایک وفادار خاندان کا فرد ہے اور یہ اسکا جرم کا پہلا موقع ہے - اسلئے مابدولت واقبال اپنے ترحم خسروانہ کو کام مین لاکر اسے معاف فرماتے ہین اور حکم دیتے ہین کہ صرف محکمانہ کارروائی پر اکتفا کرتے ہوئے مقدمہ مین کوئی مزید کارروائی نہ کیجائے -

دیگر ملازمان کو اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہئے آئندہ کے لئے یہ حکم معافی نظیر نہ ہوگا - اور ہر ملزم کیساتھ قانونی سلوک برتا جائے گا -

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا مع کاغذات متعلقہ برائے تعمیل جناب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو - ایک نقل درج گزٹ ہو -

بمنشائے حکم ہمایون مشمولہ روبکار صدر احکام حسب ضابطہ جاری ہون اور درج گزٹ ہو - بعد اجرائے احکام اصل کاغذات بغرض کارروائی جناب جوڈیشل منسٹر بہادر کی خدمت مین مرسل ہون

۲۱ اگست ۱۹۳۳ء

دستخط جناب چیف منسٹر بہادر -

روبکار - واقع ۱۹ اگست ۱۹۳۳ء

دستخط بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم -

عرضداشت ملاحظہ ہوئی - خادم علیخان نائب تحصیلدار بلاسپور کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات رامپور عدالت مجسٹریٹ مین چل رہا ہے جس مین شہادت ثبوت قلمبند ہو چکی ہے۔ خادم علیخان نے درخواست معافی و ترحم خسروانہ پیش کی ہے۔ اس مین شک نہین کہ ایسے ذمہ دار افسر کو اپنے فرائض منصبی ایمانداری کے ساتھ ادا کرنا چاہئین - اور مابدولت واقبال کا اصلاحات کے جاری کرنے مین ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ پبلک سرویس کا معیار امانت و دیانت بلند کیا جائے تاکہ ہماری عام رعایا استبداد اور ناجائز خوف ونقصان سے محفوظ رہے - لیکن خادم علیخان کا تعلق رامپور کے ایک وفادار خاندان سے ہے اور انکے تعلیم یافتہ اور جوان العمر ہونے کے لحاظ سے نیز اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ اوس پر یہ پہلا الزام ہے مابدولت واقبال ترحم خسروانہ کو کام مین لاکر اوسے معاف فرماتے ہین - اور حکم دیتے ہین کہ صرف محکمانہ

کارروائی پر اکتفا کرتے ہوئے مقدمہ مین کوئی مزید کارروائی نہ کیجائے۔

دیگر ملازمان کو اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ آیندہ کے لئے یہ حکم معافی نظیر نہ ہوگا اور ہر ملزم کے ساتھ قانونی سلوک برتا جائیگا۔

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا مع کاغذات متعلقہ برائے تعمیل صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

بمنشائے حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہون۔ اور درج گزٹ ہو۔ بعد اجرائے احکام اصل کاغذات صاحب جوڈیشل منسٹر بہادر کیخدمت مین مرسل ہون۔ حسب منشا حکم ہمایون کارروائی فرمائی جائے۔ ۲۹ اگست ۱۹۳۳ء

دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

حکم۔

واقع ۲۹ اگست ۱۹۳۳ء

مثل عرضداشت صاحب چیف منسٹر بہادر مع تحریر صاحب انچارج آرمی منسٹر بہادر بابت منظوری رخصت رول پندرہ یوم لفٹننٹ احمد شہید میڈیکل افسر ملٹری ہاسپٹل از یوم استفادہ بغرض کاروبار ضروری۔

حکم

کاغذات منسلکہ ملاحظہ ہوے۔ حسب رپورٹ لفٹننٹ احمد شہید میڈیکل افسر کی پندرہ یوم کی رخصت منظور رہے۔ ایام رخصت مین رخصتی کے کام کا ذمہ دار صاحب چیف میڈیکل افسر بہادر

ڈاکٹر ظریف حسین۔ یا ڈاکٹر وحیدی کو حسب تجویز خود کردین کاغذات متعلقہ مع حکم ہذا برائے کارروائی اجرائے احکام ضابطہ صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔ آرمی ہیڈ کوارٹرز سے آرمی آرڈر جاری ہون۔

دستخط بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

بمنشائے حکم ہمایون سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہون۔ آرمی ہیڈ کوارٹرز سے آرمی آرڈر جاری کیا جائے۔ ۲۹ اگست ۱۹۳۳ء

دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

روبکار۔

واقع ۲۹ اگست ۱۹۳۳ء

سید محمد جمیل صاحب کرنسی افسر محکمہ امپیریل اکاؤنٹس پارٹمنٹ کی خدمات گورنمنٹ آف انڈیا سے حاصل کی گئی ہیں لہذا سید محمد جمیل صاحب کا تقرر ۳۰ اگست ۱۹۳۳ء سے بعہدہ "اکاؤنٹنٹ جنرل" بمشاہرہ نوسو روپیہ ماہوار (۹۰۰) کیا جاتا ہے حق پنشن و رخصت ریاست سے علاوہ ان کی تنخواہ کے دیا جائے۔ مکان اور سواری سرکار سے ملیگی۔ صاحب چیف منسٹر بہادر اس بارہ میں بابدولت و اقبال سے زبانی حکم حاصل کریں۔

سید محمد جمیل صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل کا رینک اور اختیارات مثل دیگر سکریٹریوں کے ہوں گے۔

اس عہدہ کی تنخواہ کے مطالبات (سات ہزار سات سو) روپیہ تاختم سال فائنانس ڈپارٹمنٹ کے مشاہرات میں بموجب ضابطہ روبکار نمبری ۲۹ اگست ۱۹۳۳ء اضافہ کئے جاتے ہیں۔

منشی شیام بہادر موجودہ اکاؤنٹنٹ جنرل اپنی تنخواہ پر

معہ دو سپرنٹنڈنٹ اکاونٹ برانچ مقرر کئے جاتے ہیں۔
منشی عبدالکبیر خاں موجودہ سپرنٹنڈنٹ اکاونٹ برانچ دفتر
صاحب اکاونٹنٹ جنرل میں سپرنٹنڈنٹ آڈٹ سیکشن مقرر ہوں
حکم ہوا کہ
روبکار ہذا براے اجراے احکام بعد از سررشتہ صدر صاحب
چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔
دستخط بندگان عالی دام اقبالہم و ملکہم

بنشاے حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔
۳۰ اگست ۱۹۳۳ء (دستخط خان صاحب چیف منسٹر بہادر)

حکم
واقع ۲۱ اگست ۱۹۳۳ء

ثبتہ عرضداشت صاحب چیف منسٹر بہادر بابت معافی تنزل
دس روپیہ ماہوار شمشون علیخاں سب انسپکٹر انچارج
تھانہ ٹواری

کاغذات منسلکہ ملاحظہ ہوے۔ بموجب رپورٹ شمشون علیخاں
سب انسپکٹر پٹوائی کو دس روپیہ ماہوار تنزل سے معافی عطا
کیجاتی ہے۔ آئیندہ کے لئے ہدایت کردیجائے کہ کام خوب
کوشش اور دیانت سے انجام دیں۔ کاغذات مع
حکم ہذا براے کارروائی صاحب چیف منسٹر بہادر کے
پاس مرسل ہوں۔
دستخط بندگان عالی دام اقبالہم و ملکہم

بنشاے حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
اور اصل کاغذات خدمت میں سپرنٹنڈنٹ پولیس کے مرسل ہوں
سب انسپکٹر کو ہدایت کردیجائے کہ کار مفوضہ کو حسب
منشاے حکم ہمایوں بہ مستعدی و دیانت انجام دیں
۳۰ اگست ۱۹۳۳ء دستخط خان صاحب چیف منسٹر بہادر

حکم
واقع ۲۳ اگست ۱۹۳۳ء

ثبتہ عرضداشت صاحب چیف منسٹر بہادر بابت منظوری رخصت اتفاقیہ
آٹھ یوم سید محمد تقی محتسب شاہ آباد سابقہ از ۲ لغایت ۹ ستمبر ۱۹۳۳ء
پیش شدہ نوبت صاحب ڈاکٹر و صاحب ہادی ہولڈر منسٹر بہادر

بموجب رپورٹ سید محمد تقی کی آٹھ یوم کی رخصت اتفاقیہ منظور ہے
بعد صحت سوری بھیجدیا جائے۔ کاغذات براے اجراے حکم
صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں۔
دستخط بندگان عالی دام اقبالہم و ملکہم

بنشاے حکم ہمایوں سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
۱۴ اگست ۱۹۳۳ء دستخط خان صاحب چیف منسٹر بہادر

حکم
واقع ۱۲ اگست ۱۹۳۳ء

ثبتہ عرضداشت صاحب چیف منسٹر بہادر حسب تحریر صاحب انچارج ملٹری منسٹر بہادر
بابت منظوری رخصت اتفاقیہ تین یوم مطلوبہ لفٹننٹ
ہادی علیخاں ایڈجوٹنٹ سکنڈ رامپور ملٹری انفنٹری از ۷
لغایت ۹ ستمبر ۱۹۳۳ء بغرض شادی بوجہ علالت اہلیہ رخصت

بموجب رپورٹ لفٹننٹ ہادی علیخاں ایڈجوٹنٹ کی تین یوم کی رخصت
اتفاقیہ از ۷ ستمبر تا ۹ ستمبر ۱۹۳۳ء منظور ہے۔ کاغذات براے اجراے
حکم صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں۔ آرمی ہیڈ کوارٹرز
سے آرمی آرڈر جاری ہو (دستخط بندگان عالی دام اقبالہم)

بنشاے حکم ہمایوں سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
آرمی ہیڈ کوارٹرز سے آرمی آرڈر جاری کیا جائے ۱۴ اگست ۱۹۳۳ء دستخط خان صاحب چیف منسٹر بہادر

روبکار:-

واقع یکم ستمبر ۱۹۳۳ء

بحضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

مسٹر جسٹس ارشاد اللہ خاں صاحب بہادر جج ہائیکورٹ نے اپنے زمانہ ملازمت میں خدمات مفوضہ بطور احسن انجام دے ہیں۔ انکی استدعا ہے کہ انہیں ولایت جاکر بیرسٹری کی تعلیم حاصل کرنے کا موقع عطا فرمایا جائے۔ تاکہ وہ قانونی تعلیم کی تکمیل کرکے اپنے فرائض بہتر طریقہ سے انجام دے سکیں چونکہ سرکار دولت و اقبال کو ہمیشہ اپنی رعایا اور ملازمان کی بہبودی و ترقی منظور خاطر ہے۔ لہذا ہم مسٹر جسٹس ارشاد اللہ خاں صاحب بہادر کی اس معروضہ کو بہ مسرت منظور فرماتے ہوئے حسب ذیل احکام صادر فرماتے ہیں:-

(۱) الف مسٹر جسٹس ارشاد اللہ خاں صاحب بہادر کو ولایت جاکر بیرسٹری کی تعلیم حاصل کرنیکے لئے انکی موجودہ تنخواہ پر ۱۵ ستمبر ۱۹۳۳ء سے آخر جولائی ۱۹۳۶ء تک رخصت خاص عطا کی جائے زمانہ قیام انگلستان کے تمام اخراجات وہ خود ذمہ دار ہونگے البتہ انکا کرایہ آمد و رفت ونیز بیرسٹری کے لینے پر مسرتاً انکو مبلغ چار ہزار روپیہ کی رقم بلعطیہ دی جائے سوائے اس رقم کے وہ کسی قسم کی الاؤنس وغیرہ پانے کے مستحق نہ ہونگے۔

ب- صاحب جوڈیشل منسٹر بہادر مسٹر جسٹس ارشاد اللہ خاں صاحب بہادر سے ایک بانڈ اس مضمون کا تحریر کرائیں کہ وہ بعد واپسی از انگلستان پانچ سال تک ریاست کی ملازمت کے پابند رہینگے اور بصورت خلاف ورزی اس شرط کے وہ اس تمام رقم کی بہ شمول تنخواہ زمانہ تعلیم واپسی کے ذمہ دار ہونگے جو انہیں زمانہ تعلیم میں ریاست سے دیگئی ہو۔

(۲) مسٹر جسٹس ارشاد اللہ خاں صاحب بہادر کے زمانہ رخصت تعلیمی میں مسٹر عبدالعزیز انصاری سول جج انکی جگہ بطور قایم مقام جج ہائیکورٹ کام کرینگے اور انکو پچاس روپیہ ماہانہ الاؤنس ملیگا۔

(۳) مسٹر عبدالعزیز انصاری کی بجائے مولوی علاؤ الحق سٹی مجسٹریٹ بطور قایم مقام سول جج کام کرینگے اور انکو پچیس روپیہ ماہانہ الاؤنس ملیگا۔

(۴) مولوی علاؤ الحق کی بجائے منشی فیاض علیخاں اسپیشل مجسٹریٹ بطور سٹی مجسٹریٹ کے اپنی تنخواہ موجودہ پر کام کرینگے۔

(۵) منشی فیاض علیخاں کی بجائے منشی عبدالرحمن خاں آنریری مجسٹریٹ سکنڈ کلاس کو بہ حیثیت اسپیشل آنریری مجسٹریٹ بہ عطائے اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول مقرر کیا جائے۔ انکی جگہ فی الحال کسی آنریری مجسٹریٹ کے تقرر جدید کی ضرورت نہیں ہے حسابی تقابل کا تاریخ امروزہ میں علیحدہ روبکار جاری ہوا۔

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا تعمیلاً صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک ایک نقل اس روبکار کی صاحب چیف منسٹر بہادر صاحب جوڈیشل منسٹر بہادر صاحب فائنانس منسٹر بہادر و عدالت عالیہ کورٹ کو بھیجی جائے۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

بمنشاء حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ اور درج گزٹ ہو۔ یکم ستمبر ۱۹۳۳ء

دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

حکم:-　　واقع یکم ستمبر ۱۹۳۳ء

دستخط بندگان حضور پر نور دام اقبالہم وملکہم

رپورٹ ملاحظہ ہوئی منظور ہے - برائے اجرائے احکام ضابطہ واپس ہو-

— ❋ —

اعلیٰحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم وملکہم

بعرض　　جناب عالی　　میرساند

موجودہ عملہ موٹر خانہ مین جو میکنگ ہے وہ معمولی موٹرون کی مرمت کرسکتا ہے - لیکن خاصہ کی موٹر کارس مرسیڈیز وپیکارڈ کی مرمت وغیرہ اطمینانی طور پر نہین کرسکتا - خاصہ کی موٹرون کو درست اور صحیح حالتین رکھنے کے لئے ایک ہوشیار اور تجربہ کار میکنگ کی صاحب کنٹرولر بہادر ہاؤس ہولڈ نے ضرورت ظاہر کی ہے مسٹر کریم الدین میکنگ ریاست کشمیر مین ایک عرصہ تک سپرنٹنڈنٹ موٹر گیراج رہے ہیں ہوشیار اور تجربہ کار شخص ہیں بحالت سپرنٹنڈنٹ گیراج مسٹر کریم الدین کو بعہدہ انجنیئر ملازمت کرنے پر آمادہ کرلیا ہے - ماہی [illegible] روپیہ ماہانہ تنخواہ پر آجائینگے - صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر نے اتفاق رائے کرتے ہوئے اپنی رپورٹ مین ظاہر کیا ہے کہ بحساب ماہی [illegible] ماہوار تنخواہ کے سات ماہ کیلئے [illegible] کی ضرورت ہوگی بجٹ موٹر گیراج میں اسوقت [illegible] روپیہ کی رقم کی گنجائش ہے - بقیہ رقم کا ختم سال پر انتظام کردیا جائیگا - صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر نے مسٹر کریم الدین کا تقرر امتحاناً برائے دو ماہ منظوری کے لئے رپورٹ بھیجی ہے جو ذریعہ عرضداشت حضور انور مین پیش ہے - ترتیبواہ استدعی ہے کہ بحکم ہمایون سے حکم منظوری تقرر کریم الدین بعہدہ موٹر انجنیئر بمشاہرہ ماہی [illegible] روپیہ امتحاناً برائے دو ماہ شرف نفاذ پائے - دو ماہ مین کام دیکھنے کے بعد مستقلی کی رپورٹ پیش کیجائیگی - زیادہ حد ادب - دولت جاوداں

بغرض ترتیبواہ و دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر
معروضہ یکم ستمبر ۱۹۳۳ء

بمنشائے حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
یکم ستمبر ۱۹۳۳ء

دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر